صدر پاکستان کے قوم سے خطاب میں دینی مدارس سے متعلق اعلانات پر

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا موقف

☜ **مشترکہ اعلامیہ اور موقف:**

صدر پاکستان کی ۱۲ جنوری ۲۰۰۲ء کی تقریر کے بعد مجلس عاملہ کا مشترکہ اعلامیہ اور متفقہ موقف جسے مجلس عاملہ کی تجویز پر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے مرتب فرمایا اور ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے پریس کانفرنس میں اس کا اعلان فرمایا۔

☜ **کارروائی اجلاس مجلس عاملہ:**

۱۶ جنوری ۲۰۰۲ء بروز بدھ مجلس عاملہ کے اجلاس کی روئیداد اور کارروئی کی تفصیل۔

☜ **مجلس عاملہ کے متفقہ فیصلے:**

مشترکہ اعلامیہ اور متفقہ موقف

17 جنوری 2002ء (ملتان)

صدرِ پاکستان جنرل پرویز مشرف صاحب نے اپنی حالیہ تقریر میں دینی مدارس کے سلسلے میں جس پالیسی کا اعلان کیا ہے، اس پر غور کرنے کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس بتاریخ یکم ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۶ جنوری ۲۰۰۲ء بروز بدھ بمقام مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان، زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مد ظلہم (صدر وفاق المدارس پاکستان) منعقد ہوا، جس میں ارکان عاملہ کے علاوہ دینی مدارس سے متعلق دیگر ممتاز شخصیات نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس کے متفقہ فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ:

۱۔ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اس مؤقف پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے جو دینی مدارس کے پانچوں وفاقوں کے ذمہ دار حضرات نے صدرِ پاکستان جنرل پرویز مشرف صاحب کے بلائے ہوئے اجلاس میں اختیار کیا۔ نیز اس اجلاس میں صدر پاکستان نے پانچوں وفاقوں کے ذمہ دار حضرات کو جو یقین دہانیاں کرائیں۔ اگر حکومت کے اقدامات ان کے مطابق ہوں تو دینی مدارس ان اقدامات میں حکومت کے ساتھ تعاون پر تیار ہیں۔ لیکن صدر پاکستان کی حالیہ تقریر میں ان اُمور سے متعلق بعض باتیں مبہم ہیں، جن سے غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ مثلاً تقریر میں اس سال کے آخر تک مدارس پر نیا نصاب لازم کرنے کی جو بات کی گئی ہے، اس کے بارے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ جن عصری علوم کا حوالہ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں دیا ہے، وہ پہلے سے وفاق کے تمام مدارس میں داخل نصاب ہیں۔ اگر اس کے باوجود نصاب میں کوئی اضافہ پیش نظر ہے تو جیسا کہ صدر مملکت کے سامنے واضح کیا گیا تھا اور صدر مملکت نے اسے تسلیم بھی کیا تھا، اس اضافے کی تفصیلات اور اس کے نقطہ نظر سے مجموعی نصاب کی تیاری دینی مدارس کے وفاق خود کریں گے۔ اور اس میں مدارس سے باہر کی کسی اتھارٹی کی مداخلت نہیں ہوگی۔ اگر ان مضامین کا اضافہ اس طے شدہ اصول کے تحت ہو تو دینی مدارس اس سلسلے میں تعاون کریں گے۔ لیکن اگر اس اصول کے برخلاف دینی مدارس کے وفاقوں کو اعتماد میں لیے بغیر حکومت کی طرف سے طے کردہ کوئی نصاب مدارس پر لازم کیا گیا تو "وفاق" کے مدارس اسے قبول نہیں کریں گے۔

۲۔ دینی مدارس کے سلسلے میں جو آرڈیننس جاری ہونے والا ہے اس کے خدوخال ابھی واضح نہیں۔ صدر مملکت کے ساتھ گفتگو میں یہ بات واضح کی گئی تھی کہ اس آرڈیننس کی تیاری میں وفاقوں کے نمائندگان کو شریک کیا جائے گا۔ اس غرض

کے لیے ایک کمیٹی کی تشکیل کی تجویز بھی پیش کی گئی تھی۔اب اس آرڈیننس کے اجراء سے پہلے یہ کمیٹی تشکیل دے کر اس کی مدد سے آرڈیننس کا مسودہ تیار کرنا ضروری ہے۔اگر وفاقوں کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی آرڈیننس نافذ کیا گیا اور وہ وفاقوں کے لیے قابل قبول نہ ہوا تو عدم تعاون کی ذمہ داری وفاقوں کے ملحق دینی مدارس پر نہیں ہوگی بلکہ حکومت پر ہوگی۔

۳۔ملک کے مختلف حصوں سے یہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ صدر مملکت کی اس تقریر کو بنیاد بنا کر چند مقامات پر مقامی انتظامیہ بعض چھوٹے مدارس کو مختلف طریقوں سے ہراساں کر رہی ہے۔حالانکہ ابھی مدارس کے سلسلے میں نہ کوئی قانون نافذ ہوا ہے، نہ کوئی سرکاری حکم جاری ہوا ہے۔وفاق کی مجلس عاملہ ان بے جواز کارروائیوں کی مذمت کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس صورت حال کا فوری تدارک کرے۔

۴۔ملک اس وقت جن اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے، اس میں قومی یکجہتی ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے، جس کے لیے ضروری ہے کہ اس مفاہمت کی فضا کو برقرار رکھا جائے جو صدر مملکت کے ساتھ وفاق کے نمائندگان کی ملاقات میں قائم ہوئی تھی۔ دینی مدارس ہر اس معقول تجویز کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں جو ان مدارس کے دینی تشخص اور ان کی خود مختاری کو ہر قیمت پر برقرار رکھتے ہوئے باہمی مفاہمت کے ساتھ روبہ عمل لائی جائے، لیکن حکومت کی طرف سے یک طرفہ طور پر کوئی بھی ایسا اقدام جو شعوری یا غیر شعوری طور پر ان اداروں کے دینی تشخص، ان کی حقیقی روح یا ان کی خود مختاری کو مجروح کرے قومی یکجہتی کو سخت نقصان پہنچانے کے علاوہ کوئی اور خدمت انجام نہیں دے سکتا۔

۵۔دینی مدارس فرقہ وارانہ تشدد اور دہشت گردی کی ہمیشہ سے مذمت کرتے آئے ہیں اور اُن کے خلاف ان الزامات پر مشتمل پروپیگنڈا سراسر من گھڑت اور ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ان کی کردار کشی پر مبنی ہے۔ذرائع ابلاغ میں اس سلسلے کی جو مہم چلائی جارہی ہے، اسے بند کیا جائے اور ثبوت کے بغیر کسی فرد یا ادارے پر اس قسم کے الزامات عائد کرنے کو جرم قرار دیا جائے۔مدارس دینیہ کی مساعی اور علماء کرام کی کاوشیں ہمیشہ آئین و دستور کے مطابق دی گئی آزادی کے دائرے میں رہی ہیں، انھوں نے لاء اینڈ آرڈر کا ہمیشہ احترام کیا ہے۔

۶۔تمام دینی مدارس یکسوئی کے ساتھ اپنی خدمات کو تعلیم و تدریس تک محدود رکھیں، تاہم حسب سابق کسی بھی غیر ملکی طالب علم کو قانونی دستاویزات کے بغیر کسی مدرسہ میں داخلہ نہ دیا جائے۔

۷۔حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ مدارس کی نئی رجسٹریشن کی بجائے رجسٹریشن کا سابقہ طریق کار 1861ء سوسائٹی ایکٹ کے تحت بحال کرے۔